

## 5430-اگر کوئی شخص وضوء اور تیم کرنے سے حاجز ہو تو نماز کیسے ادا کرے؟

### سوال

میں مسلمان ہوں اور معدور ہونے کی بنا پر وہیل چھڑ استعمال کرتا ہوں میرا وضوء کے متعلق سوال ہے :  
میں ہاتھ کے ساتھ کوئی چیز پکڑنیں سختا ہے، ہر صبح میرے پاس ایک شخص مجھے غسل وغیرہ کروانے آتا ہے، کیا باقی سارا دن بھی مجھے یہی کافی ہے ؟  
میں تیم کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن اپنے پورے چھرے پر ہاتھ نہیں پھیر سکتا، اور تیم کرنے کے لیے مٹی پر ہاتھ رکھنا بھی بہت مشکل ہے، برائے میر بانی کوئی نصیحت فرمائیں۔

### پسندیدہ جواب

1- اسلام کی آسانی اور لوگوں پر سولت میں یہ بات شامل ہے کہ شریعت اسلامیہ لوگوں کو ایسا عمل کرنے کا حکم نہیں دیتا جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اللہ تعالیٰ کسی نفی کو بھی اس کی استطاعت سے زیادہ مکفف نہیں کرتا، جو نیکی کرے وہ اسی کے لیے ہے، اور جو برانی کرے اس کا وہ بھی اسی پر ہے﴾۔ البقرۃ (286)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے وضوء فرض کیا، اور اسے ان کے لیے پسند فرمایا ہے، لیکن ان میں ضعف ہونے کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے بعض افراد کو تیم کرنے کی رخصت دی اور طہارت کے لیے پانی کے بد لے مٹی کو استعمال کرنا مسروع کیا۔

اور اگر تیم میں بھی اس کے لیے مشقت ہو بغیر تیم اور وضوء کیے ہی نماز ادا کرنی اائز ہے، یہ بالکل اسی طرح ہے کہ اگر کسی شخص کو ستر ڈھانپنے کے لیے کپڑا نہ لے تو وہ نہ گئے بدن ہی نماز ادا کر سکتا ہے۔

جب غسل یا وضوء کرنے کے لیے کوئی شخص آپ کا تعاون کرے تو یہ بہتر ہے، اگر سارا دن آپ کو حدث اکبر یا اصغر نہ ہو تو یہی وضوء اور طہارت کافی ہے۔

اور اگر آپ خود تیم کریں یا پھر کوئی دوسرا آپ کو تیم کروائے تو آپ کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مٹی پر ہاتھ پھیریں، اور حسب استطاعت اپنے چھرے پر ہاتھ پھیر لیں۔

اور مشقت اور بیماری کی بنا پر آپ کو یہ حق ہے کہ اگر آپ کے لیے دوسرے وقت میں طہارت اور وضوء کرنا میسر نہ ہو تو آپ دو نمازیں جمع کر سکتے ہیں۔

اور اگر نہ تو وضوء کرنا ہی میسر ہو اور نہ ہی تیم کرنا، اور نماز کا وقت بھی نکل رہا ہو تو آپ کے لیے نماز ادا کرنا فرض ہے، چاہے پانی اور مٹی سے طہارت کیے بغیر ہی ادا کریں۔

اگر کوئی شخص طہارت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے نماز ادا کرنے کی دلیل درج ذیل ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

”انہوں نے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک ہار عاریتا یا، تو وہ ہار گیا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تلاش کرنے بھیجا اور اس نے تلاش تو کریا اور وہیں نماز کا وقت ہو گیا، اور ان کے پاس پانی نہ تھا، چنانچہ انہوں نے اس کی شکایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تیم والی آیت نازل فرمادی۔

تو اسید بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہنے لگے :

اللہ تعالیٰ آپ کو جزا نے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم جب بھی تمیں کوئی ایسا معاملہ پیش آیا جسے تم ناپسند کرتی تھیں، مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں تیرے اور مسلمانوں کے لیے خیر اور بھلائی رکھ دی ॥

صحیح بخاری حدیث نمبر (329) صحیح مسلم حدیث نمبر (367) یہ الفاظ بخاری مشریع کے ہیں۔

اور طبرانی اور ابو عوانہ کی حدیث میں یہ صراحت ہے کہ انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کر لی۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حنیف اور ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگوں کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گکشہ ہار تلاش کرنے بھیجا تو نماز کا وقت ہو گیا، اور انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کر لی، اور جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو انہوں نے اس کی شکایت کی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تیم والی آیت نازل فرمادی"

اور نفیلی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں :

"اسید بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ کہنے لگے : اللہ تعالیٰ آپ کو جزا نے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم جب بھی کوئی ایسا معاملہ پیش آیا جو آپ ناپسند کرتی تھیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس میں مسلمانوں اور آپ کے لیے نکلنے کی راہ بنادی ॥"

مسند ابو عوانہ حدیث نمبر (873) الطبرانی حدیث نمبر (131)۔

اس بات کی دلیل ہے کہ پانی نہ ہونے کی صورت میں تیم سے قبل اکیلا پانی بے طہارت کرنے کا ذریعہ تھی بغیر وضوء ہی نماز ادا کرنا مباح ہے چنانچہ جب مٹی بھی نہ ملے جو کہ پانی سے کم درجہ کی ہے تو بالا ولی نماز ادا کرنی جائز ہو گی۔

اسی سے یہ بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ : طہارت کے لیے کوئی چیز نہیں ملنے کی صورت میں چاہے وہ موجود ہی نہ ہو، یا پھر اسے لانے کی استطاعت اور قدرت نہ ہو، یا پھر موجود تو ہو لیکن اس کے استعمال کی استطاعت اور طاقت نہ ہو ان سب صورتوں میں بغیر طہارت کیلے ہی نماز ادا کرنا جائز ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پر درج ذیل باب باندھا ہے :

"باب اذ لم يجده ماء ولا تربا"

پانی اور مٹی نہیں کے متعلق باب۔

ابن رشید کہتے ہیں :

گویا کہ مصنف نے تیم کا م مشروع نہ ہونے کو تیم م مشروع ہونے کے بعد مٹی نہیں کی صورت پر رکھا ہے، گویا وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ : طہارت والی چیز جو کہ اس وقت صرف پانی تھی نہ ہونے کا حکم ہمارے اس حکم کی طرح ہی ہے کہ طہارت والی دونوں چیزوں مٹی اور پانی نہ ہوں تو یہی حکم ہے۔

اس سے ترجمۃ الباب سے حدیث کی مناسبت ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ حدیث میں یہی نہیں کہ ان کو مٹی بھی نہ ملے، بلکہ یہ ہے کہ انہیں پانی نہ ملے، اس میں یہ دلیل پانی جاتی ہے کہ طہارت والی دونوں اشیاء نہ ملنے کی صورت میں نماز کی ادائیگی واجب ہے۔

اور وجہ دلالت یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اسے واجب سمجھتے ہوئے نماز ادا کی، اور اگر اس وقت نماز ادا کرنا ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل پر انکار ضرور کرتے۔

امام شافعی، امام احمد، اور جمیل بن مسیح اور امام مالک کے اکثر اصحاب کا یہی کہنا ہے " ۲

دیکھیں : فتح الباری (440/1)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

مٹی نہ ملنے کی حالت بھی اس کی عدم مشروعیت کی حالت جیسی ہی ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ صحابہ کرام نے تیسم مشرع نہ ہونے کی بنابر بغیر تیسم کیے ہی نماز ادا کی تھی، تو پھر اگر کوئی شخص تیسم کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملنے کی صورت میں بغیر تیسم کیے نماز ادا کر لے تو اس کا حکم بھی ان جیسا ہی ہو گا۔

تیسم کی عدم مشروعیت اور تیسم کرنے کے لیے مٹی نہ ملنے میں کیا فرق ہے، چنانچہ قیاس اور سنت کا تقاضہ یہی ہے کہ : اگر کسی کو (مٹی) نہ ملنے تو وہ حسب حالت نماز ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت اور وسعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، اور وہ نماز لونہ اے گا بھی نہیں کیونکہ اس وہی کام کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا۔

چنانچہ اس پر نماز کا اعادہ نہیں، بالکل اس شخص کی طرح اگر کوئی شخص قیام کرنے، اور سترہ، اور قرأت کرنے سے عاجز ہو، قیاس اور نفس کا موجب یہی ہے " ۳

دیکھیں : حاشیہ ابن القیم علی تہذیب سنن ابن داود (61/1)۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

" اور اس لیے بھی کہ یہ نماز کی شرائط میں شامل ہے، چنانچہ باقی سب شروط اور ارکان کی طرح عاجز ہونے کی صورت میں یہ بھی ساقظ ہو گی، اور اس لیے بھی کہ اس نے اپنے ذمہ فرض اپنی حسب حالت ادا کیا ہے، چنانچہ اس کے لیے اعادہ کرنا لازم نہیں، جس طرح کہ سڑھا نہنے سے عاجز شخص اگر بے لباس نماز ادا کرے، اور استقبال قبلہ سے عاجز شخص کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے، اور قیام سے عاجز شخص پیٹھ کر نماز ادا کر لے " ۴

دیکھیں : المغنی (157/1)۔

اور امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

قولہ : " چنانچہ انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کر لی ۵

محققین کی ایک جماعت نے جن میں مصنف بھی شامل ہیں نے پانی اور مٹی نہ ملنے کی صورت میں نماز ادا کرنے کے وجوہ پر استدلال کیا ہے، حالانکہ حدیث میں یہ نہیں کہ انہیں مٹی نہیں ملی تھی، بلکہ حدیث میں تو یہ ہے کہ انہیں صرف پانی نہیں مل تھا۔

لیکن اس وقت پانی نہ ملنا پانی اور مٹی نہ ہونے کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس وقت پانی کے علاوہ کوئی چیز طہارت کے لیے نہ تھی۔

اس سے وجہ استدلال یہ ہے کہ : انہوں اسے واجب سمجھتے ہوئے نماز ادا کی تھی، اور اگر اس وقت نماز ادا کرنا ممنوع ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر انکار ضرور کرتے۔

امام شافعی، امام احمد، اور جمیل محدثین اور امام مالک کے اکثر اصحاب کا یہی کہنا ہے " ۲

دیکھیں : نیل الادوار (337/1).

اس مسئلہ میں علماء کرام کی کلام یہی ہے، اور راجح بھی یہی ہے۔

چنانچہ اگر آپ کو کوئی شخص وضوء اور تیمہ نہ کروائے تو اسے عدم استطاعت میں شمار کرتے ہوئے تو آپ کا حکم بھی پانی اور مٹی نہ لئے والے شخص جیسا ہی ہے۔

واللہ اعلم۔